از عدالت عظمیٰ

مکھن سنگھ ترسیکا

10 دسمبر

1951

بنام

ریاست پنجاب

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مہر چند مہاجن، مکھرجی، داس اور چندر شیکھرا ایئر جسٹس صاحبان]

امتناعی نظر بندی ایکٹ (IV سال 1950 جیسا کہ 1951 میں ترمیم کی گئی تھی)، ذیلی دفعہ 3(i)،9، 11،12 -نظر بندی کا حکم مشاورتی بورڈ کے حوالے سے ابتدائی حکم میں ہی نظر بندی کی مدت طے کرنا- قانونی حیثیت- ذاتی آزادی سے محرومی- طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنا فرض ہے۔

1951 میں ایکٹ ترمیم کرنے سے پہلے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کے تحت جو بھی موقف ہو، اس ایکٹ کے تحت جیسا کہ 1951 میں ترمیم کی گئی تھی، حکومت کو اس بات کا تعین کرنا چاہیے کہ نظر بندی کی مدت کتنی ہونی چاہیے، صرف اس مشاورتی بورڈ کے اطلات کے بعد جس کے پاس مقدمہ بھیجا گیا ہے کہ نظر بندی جائز ہے۔ابتدائی حکم میں ہی نظر بندی کی مدت طے کرنا ایکٹ کی اسکیم کے منافی ہے اور اس کی حمایت نہیں کی جا سکتی۔اسے محض فضول گوئی کے طور پر نہیں مانا جا سکتا کیونکہ یہ مشاورتی بورڈ کے ذریعے زیر نظر بندی کے معاملے پر منصفانہ غور کرنے کا رجحان رکھتا ہے، حالانکہ اگر مشاورتی بورڈ رپورٹ یہ اطلاع دیتا ہے کہ نظر بندی کی کوئی خاطر خواہ وجہ نہیں ہے تو اسے فوری طور پر رہا کرنا پڑے گا۔

کسی شخص کو اس کی ذاتی آزادی سے محروم کرنے سے پہلے قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے اور اسے متاثرہ شخص کے نقصان کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

بنیادی دائرہ اختیار پٹیشن نمبر 308 سال 1951۔آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست گزار نے نظر بندی سے رہائی کے لیے ہیبس کارپس کی نوعیت کی رٹ کے لیے درخواست۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

درخواست گزار کی طرف سے ایچ جے امریگر (امیکس کیوری)۔

مدعا علیہ کی طرف سے ایس ایم سیکری، پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل، (جندرالال، بشمول)۔

10 دسمبر 1951۔ عدالت کا فیصلہ پتنجلی ساستری چیف جسٹس نے دیا تھا۔ یہ آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت ایک عرضی ہے جس میں درخواست گزار کو اس کی مبینہ غیر قانونی نظر بندی سے رہا کرنے کی استدا کی گئی ہے۔ ہم نے درخواست قبول کر لی اور سماعت کے اختتام پر درخواست گزار کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ اب ہم اپنے حکم کی وجوہات بتاتے ہیں۔

درخواست گزار کو یکم مارچ 1950 کے ایک حکم کے تحت گرفتار کیا گیا اور حراست میں لیا گیا، جو ضلع مجسٹریٹ، امرتسر نے امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 کی دفعہ 3 (1) کے تحت بنایا تھا (جسے اس کے بعد "ایکٹ" کہا گیا ہے) اور حراست کی بنیاد درخواست گزار کو ایکٹ کی دفعہ 7 کے مطابق 15 مارچ 1950 کو مطلع کیا گیا۔ درخواست گزار نے مختلف بنیادوں پر حکم کے جواز کو چیلنج کیا، لیکن، جب کہ اس عدالت نے مدعا علیہ کو ایک قاعدہ نسی جاری کرنے کے بعد بھی درخواست زیر التوا تھی، درخواست گزار کو 6 اگست کو 30 جولائی 1951 کا ایک اور مظر بندی کے حکم کے ساتھ پیش کیا گیا، جس کا مقصد پنجاب کے گورنر کی طرف سے امتناعی نظر بندی (ترمیم شدہ) ایکٹ 1951 کے ذریعے ترمیم کردہ ایکٹ کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) اور دفعہ 4 کے تحت بنایا گیا تھا، اور اسے 16 اگست 1951 کو نظر بندی کی نئی بنیادوں کے ساتھ پیش کیا گیا تھا۔ اس کے بعد درخواست گزار نے ایک ضمنی درخواست دائر کی جس میں مذکورہ حکم کے جواز کو اس بنیاد پر مجروح کیا گیا کہ اس نے درخواست گزار کو 31 مارچ 1952 تک نظر بند رکھنے کی ہدایت کی، جس تاریخ کو ایکٹ خود ختم ہونا تھا اور یہ ترمیم شدہ ایکٹ کی توضیعات کے منافی تھا۔ مدعا علیہ کی جانب سے، پنجاب کے ایڈوکیٹ جنرل نے زور دے کر کہا کہ مذکورہ حکم کا مقصد نظر بندی کا نیا حکم نہیں تھا بلکہ اسے صرف 31 مارچ 1952 تک نظر بندی کی مدت کو محدود کرنے کے مقصد سے منظور کیا گیا تھا، کیونکہ کچھ معاملات میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ غیر معینہ مدت کے لیے نظر بندی کا حکم غلط تھا۔ آرڈر اس طرح چلتا ہے:-

چونکہ پنجاب کے گورنر امرتسر ضلع کے جندیالہ تھانے کے ترسیکا کے گجر سنگھ جاٹ کے بیٹے مکھن سنگھ ترسیکا کے نام سے جانے جانے والے شخص کے حوالے سے مطمئن ہیں کہ اسے ریاست کی سلامتی کے لیے نقصان دہ انداز میں کام کرنے سے روکنے کے لیے درج ذیل حکم دینا ضروری ہے:

اب، اس لیے، امتناعی نظر بندی ایکٹ 1950 (ایکٹ IV سال 1950) کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) اور دفعہ 4

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کے ذریعے دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے، جیسا کہ امتناعی نظر بندی (ترمیم شدہ) ایکٹ، 1951 (ایکٹ IV سال 1951) کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، پنجاب کے گورنر نے اس طرح کی ہدایت دی ہے کہ مذکورہ مکھن سنگھ ترسیکا کو انسپکٹر جنرل آف جیلز، پنجاب کی تحویل میں رکھا جائے اور 31 مارچ 1952 تک ریاست کی کسی بھی جیل میں رکھا جائے، بشرطیکہ ایسا ہو۔ نظم وضبط کی خلاف ورزیوں کے لیے دیکھ بھال، نظم وضبط اور سزا سے متعلق شرائط جیسا کہ کسی عام حکم نامے کے ذریعے یا پنجاب کمیونسٹ ڈیٹینیو رولز، 1950 میں بیان کی گئی ہیں۔

۔ا یہ دیکھا جائے گا کہ حکم کی شرائط یہ واضح کرتی ہیں کہ اس کا مقصد درخواست گزار کی نظر بندی کے لیے ایک نئے حکم کے طور پر عمل کرنا تھا اور اس نظریے کو اس حقیقت سے تقویت ملتی ہے کہ حکم کے بعد درخواست گزار پر ایک نئے سیٹ کی بنیاد رکھی گئی تھی جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت ضروری ہے ایک ایسی کارروائی جو مکمل طور پر غیر ضروری ہوگی اگر نظر بندی کا کوئی نیا حکم نہیں دیا گیا تھا۔ درحقیقت میں، درخواست گزار کی جانب سے یہ تجویز پیش کی گئی تھی کہ مذکورہ حکم کے بعد اس عدالت کی طرف سے درخواست کی سماعت کے لیے مقرر کردہ تاریخ سے صرف چار دن پہلے نئی بنیاد کی خدمت مدعا علیہ کی طرف سے 1 مارچ 1950 کے پہلے حکم کے جواز پر درخواست گزار کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات کو نظر انداز کرنے کے لیے ایک جان بوجھ کر اقدام تھا، اور اس طرح کارروائی کو بے نتیجہ بنا دیتا ہے۔ تاہم، یہ ہوسکتا ہے کہ ہماری واضح رائے ہو کہ 30 جولائی 1951 کے حکم کو سابقہ حکم کی جگہ درخواست گزار کی نظر بندی کے لیے بنائے گئے ایک نئے حکم کے طور پر سمجھا جانا چاہیے اور سوال یہ ہے کہ کیا یہ اس میں غیر قانونی تھا کہ اس نے براہ راست ہدایت کی کہ درخواست گزار کو 31 مارچ 1952 تک نظر بند رکھا جائے، جو کہ ایکٹ کی میعاد ختم ہونے کی تاریخ تھی۔

فروری 1951 میں اس کی ترمیم سے پہلے ایکٹ کے تحت جو بھی موقف ہو، یہ واضح ہے کہ ترمیم شدہ ایکٹ کے مطابق نظر بندی کے ہر معاملے کو ایکٹ (سیکشن 9) کے تحت تشکیل شدہ مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے اور یہ فراہم کرتا ہے کہ اگر بورڈ یہ رپورٹ دیتا ہے کہ نظر بندی کے لئے کافی وجہ ہے تو "مناسب حکومت نظر بندی کے حکم کی تصدیق کر سکتی ہے اور متعلقہ شخص کی نظر بندی کو اس مدت تک جاری رکھ سکتی ہے جو وہ مناسب سمجھے" (سیکشن 11)۔ لہذا، یہ واضح ہے کہ یہ صرف اس مشاورتی بورڈ کے بعد، جس کے پاس مقدمہ بھیجا گیا ہے، رپورٹ دیتا ہے کہ حراست 1951 میں جائز ہے، حکومت کو اس بات کا تعین کرنا چاہیے کہ نظر بندی کی مدت کتنی ہونی چاہیے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور نہ کہ موجودہ معاملے میں ابتدائی حکم میں پہلے ہی نظر بندی کی مدت طے کرنا، اس لیے، ایکٹ کی اسکیم کے منافی تھا اور اس کی حمایت نہیں کی جاسکتی۔ تاہم قابل ایڈوکیٹ جنرل نے زور دیا کہ دفعہ 11 (2) کی شق کے پیش نظر کہ اگر مشاورتی بورڈ شاستری پورٹ دیتا ہے کہ نظر بندی کی کوئی خاطر خواہ وجہ نہیں ہے تو متعلقہ شخص کو فوری طور پر رہا کر دیا جائے گا، 30 جولائی 1951 کے حکم نامے میں دی گئی ہدایت کہ درخواست گزار کو 31 مارچ 1952 تک نظر بند رکھا جائے، کو محض فضول کے طور پر نظر انداز کیا جاسکتا ہے۔ ہم اس نظریے کو قبول نہیں کر سکتے۔ یہ واضح ہے کہ اس طرح کی ہدایت مشاورتی بورڈ کے سامنے رکھے جانے پر درخواست گزار کے معاملے پر منصفانہ غور کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔ اس بات پر اکثر زور نہیں دیا جاسکتا کہ کسی شخص کو اس کی ذاتی آزادی سے محروم کرنے سے پہلے قانون کے ذریعہ قائم کردہ طریقہ کار پر سختی سے عمل کیا جانا چاہیے اور اسے متاثرہ شخص کے نقصان کی طرف نہیں جانا چاہیے۔

درخواست کی اجازت دی گئی۔

جواب دہندہ کے لئے ایجنٹ: پی اے مہتا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:09
I attest to the accuracy and integrity of this document